تہذیب نیچر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج پھر نیا تہذیب الاخلاق آیا۔ کوئی محمد میر خانصاحب اور نئے مضمون نگار ظاہر ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ سید صاحب یعنی پیغمبر نیچر اسواسطے ایک نئے قانون قدرت خاص کے قائل ہوئے ہیں کہ دام اوہام سے خلائق چھوٹ جائے۔ یہ اور ہوئی۔ ہاں حضرت ایسا خلقت کو آزاد کیجیے کہ پنجۂ مذہب و شکنجۂ اعتقادی سے مطلق العناں ہوجاویں یا کچھ روک ٹوک باقی نہ رہے۔ تب پنجاب کیا بلکہ تمام ہندوستان مثل انگلستان پھولے پھلےگا۔ لیکن پھر باایں ہمہ حوصلۂ آزادی و آرزوئے مطلق العنانی کا کون مانع ہے۔ کیوں حیا زنجیر پا ہے۔ وجہ قید میں رہنے کی کیا ہے۔ شاید یہ۔ کہ کوئی کوئی ہم عمر یا بڑا بزرگ زندہ ہے۔ رفتہ رفتہ دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ اب خیالات جلد جلد پرواز کرتے جاتے ہیں۔ امامت پہلے ہی کچھ نہ رہی تھی۔ امام مہدی سے پہلے ہی انکار ہوچکا تھا۔ اب بالکل نبی صاحب ہی بن گئے۔ کچھ کسر و کمی باقی نہیں ہے۔ نئے اصول بمقابلہ قدیم اصول کے قرار دئے گئے حالانکہ دونو طرح کے اصول قدیمہ میں فقط حقیقت اور مجاز کا فرق ہے۔ یہ اصول جدید حضور علیہ السلام نے کتب مصنفۂ عیسائیان وغیرہ سے چنے ہیں۔ کچھ گرہ کا خرچ نہیں۔

کی دنیاداری و دنیاطلبی و زینت حیات سے کچھہ بحث نہیں - قرآن شریف
میں ایسی مہلت دہی کا جابجا ذکر ہی مگر اسمیں شک نہیں کہ مدرستہ العلوم سیاہ پیہ
نیچری دیر تو پیدایشی پیغمبر کا ضرور پڑیگا ورنہ اُس مدرسہ کی کچھہ غرض نہیں
اُور بہت مدارس سرکاری و امدادی انگریزی وغیرہ جابجا موجود ہیں - ایسی
تعلیم اور نیز ولایت جانیکا اثر دیکھہ ہی لیا - صاحبزادے نمونہ از خروارہ
ہیں - اور بھی دیدۂ بصیرت کھولنے چاہئیں - ہاں زینت حیات دنیا مقصود
ہی تو البتہ ولایت جانا اِن باتوں کا ذریعہ ہی - مگر تف بریں نیت انگریز بھی
اس نیت کو پسند نہیں کرتے - اور عنقریب اسکا بندوبست کیا چاہتے ہیں
اس سے تو بہتر ہی کہ پنجابی سوداگروں یا یہودی و پارسیوں کی طرح یہاں
تجارت وغیرہ سے دولت کماؤ - ہزاروں ہندی کروڑوں روپیہ کے مالدار
ہیں - اور اپنے اپنے مذہب پر قائم ہیں - ہاں یہودی ملک یا فلاح قوم
کے واسطے وہاں جائے تو اسکو مانتے ہیں اور کسی حیثیت سے بچند شروط مفید
جانتے ہیں لیکن یہہ قصد معلوم - فقط

فرقہ نیچریہ کے عذرات بیجا

اجی ہم کیا جواب لکھیں ہمارے مقابلہ میں پھکڑ بازی ہوتی ہے - ج
جناب یہہ انداز گفتگو تو آپ کے تہذیب الاخلاق ہی سے شروع ہوئے
کہ برخلاف اپنے نام کے بجز پھکڑ بازی و قہقہہ کے کوئی دلیل ہی نہیں کہیں
حضرت آدمؑ کی نسبت دو گول گول اور ایک لمبا لکھدیا اور ہنسی سے
کبھی اس قصہ میں جہاں خدا نے فرشتوں سے پیدایش آدم کا ذکر کیا ہے

ضعیفہ کے جواب میں فرمایا کہ ایک دن پرستش خدا تیسری اور طرف ہوگی
معلوم ہوا کہ یہہ اسی مادہ رسول شاہی کی باتیں ہیں کہ برائے نام قربان رسول
وفدائے علی وحسنین اور مذہب میں رسول شاہی سر ہنگ نام تو سید یا پیا
وسیر تقی اور کام یہہ کہ صلاح اسلام کیا کرتے ہیں اقلاع ایمان فرماتے ہیں
یوں تو یہہ جھگڑا کچھہ دنوں چلا جائے مگر کوئی انجمن یا کوئی جلسہ مناظرہ مقرر
ہو اور عیسائی وہنود بتراضی حکم وپہنچ مقرر کیے جائیں۔ دو چار دس دن
تک اس باب میں گفتگو بے مناسب ہو کہ الہام ونیچر ان صاحب بہادر کا
کسیطرح کسی کل کے زور سے زر سے مطابق ہو سکتا ہے آیندہ جو شروط فرقہ نیچریہ
واسطہ اس جلسہ کے ازراہ انصاف ٹھیرادین ہم قبول کرنیکو اور بسر وچشم ہماری
خدمت میں حاضر ہونیکو موجود ہیں۔ ورنہ خلق کو دھوکے میں ڈالنے سے کیا
فائدہ۔ آپکے فرزند عالیجاہ اور بعض اصحاب کا تو حضور کو بخوبی سمجھہ گئے کہ
بجز دعوی ہمہ ہیچ۔ اسیواسطے باقرار جناب کوئی آپکو آسمان پر چڑہاتا ہے کوئی
جہنم میں ڈالتا ہے۔ کوئی بُرا اچھا بناتا ہے۔ چراغ نیچر وشمع مہدی سہو دسب
گُل ہوگئے۔ آپ کی اصل حقیقت جان پہچان گئے اور جوش وغضب اکھڑ
سپے کومان گئے۔ اب نئے یار کئے جاتے ہیں۔ اور نئے فقط انگریزی دان جنھیں
نہ اسلام کا اثر نہ قرآن کی خبر وہ فقط مدرسۃ العلوم کی بہر نمط تعریف وتوصیف
لکھنے پر معین وکمر بستہ ہوئے ہیں۔ لیکن وہ بھی خیالات نیچریہ سے مدرسہ کو
علیحدہ بتاتے ہیں کیونکہ خوب جانتے ہیں کہ پھر مدرسہ میں چڑیا بھی نہ پہنکیگی
اسواسطے کہ بطلان خیالات نیچریہ مسلمات سے ہے۔ ہمکو اگرچہ مدرسہ سے اور فرقہ نیچریہ

باشد خموشی (قائل الہام) مین عرض کرتا ہون کہ آپکا یہہ قاعدہ
بھی عند مناسب نہیں بغیر تحقیق و بحث علم حاصل نہیں ہوتا خاصکر جسکے
مزاج میں نہایت شتابی و تلون ہو اُسکو یہہ قاعدہ جہالت کا سرمایہ ہے
دیکھو انجمن و کمیٹی و کونسل میں ظاہری باتوں پر کیسی کیسی بحثیں ہوتی ہیں
اور مقدمات کی پیشی مدتوں رہتی ہے ۔ یہہ صرف دھوکے بازی ہے کہ کیمیاگر
اپنی ساختہ پرداختہ چاندی کو انکو ذرا آگ پر نہ رکھنے دے ۔ محقق مقابل
کہہ سکتا ہے کہ فریبی آدمی چونکہ راست باز نہیں ہوتا اس لیئے وہ تا دیر مقابلہ
نہیں ٹھیر سکتا ۔ چونکہ باطل کے ابطال مین بھی کسیقدر دیر لگتی ہے اس لیئے
اہل بطلان جلدی کرتے ہیں اسواسطے وہ زیادہ تحقیق و بحث کو نہیں چاہتے
تا کہ ملمع و قلعی نہ کہل جائے ۔ عذرات بیجا مفت کیا کرتے ہیں ۔ کیا عجب
کہ بند ہونیکے وقت چھوٹا شخص ایسے مصرعے پڑھ دے جیسا آپنے کہدیا
ہر اک شخص جواب جاہلاں باشد خموشی کہکر خوش ہو سکتا ہے جب تک ایک دو
مرحلہ بھی بخوبی طے نہوں بہت سی باتوں کی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی
کمزور تنگ ظرف بے تحقیق لوگ چونکہ تمیز حق و باطل و صحیح و غلط کی نہیں
رکھتے لہذا تاب تحقیق زیادہ نہیں لا سکتے ۔ یہہ لوگ ناحق مناظرہ میں
دم مارتے ہیں خصم کی تحریر اُنسے نہیں دیکھی جاتی ۔ کہاں سے یہہ حوصلہ
لائیں کہ مخالف کی تقریر سُنکر ذرا دل سینہ میں سمائے ۔ فقط اپنی کہنا
جانتے ہیں ۔ اسمیں انکی لیاقت پائی جاتی ہے کہ اپنا بول کہہ سنائیے
شفیق کا مذاق کہاں سے لائیے ۔ اس قسم کے سپاٹ ذہن اور چھلپھلی

سر پھٹول کہدیا اور ایک قہقہہ لگایا۔ پس ایسی باتوں کا جواب اگر ظرافت کے
ساتھ دیا گیا تو کیا جائے شکایت ہے۔ کانپور میں جو جواب تہذیب الاخلاق
کے مطبوع ہوئے اسکا سبب بھی ہے کہ انھوں نے آپ کی تحریرات کو بھی قابل
سمجھا دوسرے یہہ کہ لوگ اب اسیکو پسند کرنے لگے۔ ستم ظریفی کو لطف جانتے ہیں
بغیر قہقہہ و مذاق مزہ نہیں آتا۔ چنانچہ آپ بھی وہی چال چلے تھے کہ دلیل
تو ندارد کہیں بہشت کے بیان پر ہنس دئے۔ کہیں وحی کی کیفیت پر دانت نکال لئے
لوگوں نے حسب مذاق اہل زمانہ جواب ترکی بہ ترکی کو بہتر جانا ورنہ در حقیقت حق
ایسی باتوں میں پوشیدہ ہو جاتا ہے (۳) اشاعۃ السنۃ میں تو آپکا رد بہ کمال
تہذیب ہوتا ہے اسکا جواب کیوں نہیں (نیچر خاں) ہمکو مینڈھے
لڑانے نہیں آتے (الہامی) صاحب آپکو مینڈھے لڑانے نہیں آتے
تو کیا لومڑیاں لڑانی آتی ہیں (نیچر خاں) دیکھئے پھر آپنے ویسی ہی گفتگو
شروع کی یہہ پھکڑ بازی نہیں تو اور کیا ہے ہمکو لومڑیوں سے نسبت دی ہے
لومڑیاں مکار ہوتی ہیں (الہامی) اجی جناب آپ ہی نے تو یہہ چھیڑ
پہلے نکالی اور مینڈھے لڑانے کی پھبتی کہی۔ مشکل تو یہی ہے کہ آپ اپنی
کہی تو یاد نہیں رکھتے فوراً اپنی خطا بھول جاتے ہیں اور جلد خصم کی حرف
گیری و عیب جوئی پر پھول جاتے ہیں۔ نہیں توبہ توبہ۔ بلکہ اپنے جرم کو
گناہ ہی نہیں جانتے غور و تامل تو پاس ہی نہیں گیا۔ گریباں میں تو بہادر
منہ ہی نہیں ڈالتے (نیچر خاں بہادر) ہمارا قاعدہ ہی ایک دو دفعہ
سمجھا دیا سمجھا دیا۔ نہ سمجھے تو وہ جانیں خود خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ جواب جاہلاں

حال اپنی نسبت وغیرہ نمبر تہذیب الاخلاق میں رقم فرماتے ہیں کہ فلاں
ہمکو ایسا جانتا ہے اور فلاں ہمکو جہنم میں ڈالتا ہے۔ غرض یہہ سب نفاق اسی
سبب سے ہے کہ حضور تنقیح المزاج ہیں دوسروں کو اپنے منشا کے موافق کرنا
چاہتے ہیں۔ یہہ جو ملا ضداد دے کر اوروں کے بھی سنیں۔ جانتے ہیں
کہ ہم تو ولایت ہو آئے۔ بڑے بڑے مدارج پائے۔ حالانکہ دقیق نظر
چاہیئے جو بعد ملاحظہ صحیح نتیجہ نکالے ورنہ بہت ایسے سرسری نظر کے
لوگ دیکھنے میں آتے ہیں کہ بک بک تو بہت رات دن بلوا مس بکتے ہیں
نتیجہ کچھہ بھی نہیں۔ حضور عالی ہی چند کھوپریاں کہیں لندن میں دیکھہ آئے
ہیں کہ وہ ایک خاص ترکیب سے بنی ہوئی ہیں سنا ہے کہ وہ مفسد اور ظالم لوگوں
کی ہیں جناب عالی نے اس سے نتیجہ لازم ملزوم کا نکالا۔ اور انسان کو
حسب پیدایش مجبور مانا۔ یہہ نجانا کہ پھر جزا و سزا کیوں۔ بعد اسکے سوچکر
ایک انگریزی لفظ کے ساتھہ ایک اور وجہ کوشش کی نکالی۔ حالانکہ مسئلہ
ترجمہ وجدان سلیم بخوبی ہو سکتا ہے لیکن حضور انگریزی نہیں پڑھے تو کیا
انگریزی لفظوں پر مرتے ہیں۔ اس ساری تقریر کا نتیجہ جو آپ نے تفسیر تو طویل
دم درازی کے ساتھہ لکھا ہے ریت کی دیوار ہے (لو وہ نیچر سے بھی
حضرت) ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ ایسی کیچڑ میں پھنسے ہیں کہ اب نکلنا مشکل
بہت اچھلے بہت کودے۔ مردار مرغی کھائی بنارس میں مسجد ڈھائی
جواز رقیت میں سارے اہل اسلام کو خاطی بنایا۔ اب یہاں تک ابال آیا
کہ نبی کو بے غور و تامل پیدایشی پیغمبر نیچری مثل حکمائے مختلفین بنایا تاکہ خود بھی

عقل والے ان بے تحقیقیوں کی تحریرات کو پسند کیا کرتے ہیں زیادہ ما
خود نہیں رکھتے بڑی بات سید صاحب بہادر میں یہہ ہی کہ کسیطرح اپنے
مخالف کلمہ کو کسی دوست دشمن سے نہیں سننا چاہتے فرماتے ہیں کہ اس
بل میں گھسا پڑتا ہے جہاں سے نکلنا ہوتا ہی اور ونکو بدگمان بتاتے ہیں
آپ کسی پر اعتماد نہیں کرتے۔ خدا ونجی تاکسے خود تو بدگمان ہیں انکو بیک
عقلمند یا حکیم بتاتے ہیں انکے احکام کو مخلوط صحیح و غلط باتوں سے مثل عقلی
تکوں کے جانتے ہیں اور خلق کا حلق بعلت بدگمانی پکڑتے ہیں۔ اور تعجب کی
بات یہہ ہی کہ سید صاحب ایک قسم کے خوشامدی بھی ہیں۔ لوگ انکو بنانے
بھی لگے۔ مدرسۃ العلوم کی تعریف پر جان قربان۔ بہرنمط کوئی اُسے
بہشت کہو۔ کوئی کعبہ بناؤ۔ بہت خوش ہیں۔ کسیطرح کوئی عیب کہے
افسوس بعض دہن بھی غضب کی ہوتی ہی۔ یہہ جانتے ہیں کہ نیچری تعلیم
جو تہذیب الاخلاق و تفسیر احمدی مین مندرج ہی وہ اس نیچر گڈہ سے ظاہر
و شائع ہوگی اس لیئے اُسکی آبادی میں ہمہ تن مصروف ہیں کہ اُسکی جالیون
ہی مین پھنس گئے۔ بیشک بقائے نام کی خواہش و آرزو بھی کچھہ نہ کچھہ سب
ہی کو ہوتی ہی الا ما شا اللہ بے مدد خدا شیطان کے دام سے نہیں بچ سکتا۔
بقول سید صاحب یا نفس امارہ ہی شیطان ہو یا کچھہ اور بھی۔ کاش ہمارے
مصلح سید صاحب جناب مولوی عبید اللہ صاحب و مولوی نصر اللہ خان
صاحب خورجوی و مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کی بھی کبھی کچھہ سنتے
اور اپنے خاص دوستوں کی ارادی کو فراخیال رکھتے جنکی بد اعتقادی کا

فعلی کیطرف رجوع کیجاتی ہی تو طبع پسندیدگی پر لاحول پڑہی جاتی ہی
ضعف الرائے من ضعف الطبایع - طبع علیل علیل - بھی کچھہ صحیح ہی -
غرض جوش مثل ایک تلوار کے ہی اگر اچھی جگہہ دشمن کے سر پر چلے تو کام
چلا ورنہ دوست پر پڑی تو کارخانہ بیٹ پڑا - لہذا بہت سوچ سمجھکر رائے
لگانی چاہیئے - اور رائے دینے میں ضرور ہی کہ حافظہ بھی ہو - تاکہ
خزانہ اطلاع سے جو ہر رائے بظہور یاد ہیں ورنہ جوش نفس سے سب کچھ
ہک بک ہو سکتی ہی (پیدائشی پیغمبر یا دانا حکیم) فرقہ نیچریہ
از راہ بد فہمی عقل و سوء فہمی تمام انبیا کی خلقت میں ازل سے نور فطرت کہا
بتاتے ہیں - اور وحی آنے کو گویا خلاف عقل و محال جانتے ہیں حالانکہ وحی کا
نمونہ خواب راست ہر کہ دمہ کے ساتھہ موجود ہی - اور ہر اک ادنی و اعلی
و نیک و بد پر حجت ختم ہی - اسی کیفیت کو اہل مسمریزم ذرا زیادہ صاف
کر لیتے ہیں کیا عجب کہ قادر مطلق پیغمبروں پر ایک حالت بیہوشی یا بیداری
میں وحی کا تعلق پیدا کرے - افسوس ہزاروں عجائبات یہہ لوگ ظاہر
دیکھتے ہیں اور بسبب عادت و رویت قدیمہ یا اکثریہ کے انمیں تعجب نہیں
کرتے - ابتداے آفرینش ہر جانور بلکہ ہر چیز کی کیسی عجیب ہی لیکن آدمی
کو بسبب عادت مشاہدہ یہہ تعجب جاتا رہا - درختوں میں بعض درخت پیدا
ہوتے ہیں بعض شیرہ دار درخت مثل برگد پیپل کے جنکا تخم دانہ رائی کے
برابر ہوتا ہی ایسے پتھروں میں بہت بڑے جسم دار ہو جاتے ہیں یہہ
مادہ کہاں سے آیا - آخر کو یہہ نیچری خانصاحب بھی قائل الہام کی طرح

مشل بالنجوم ق سمجھے جائیں۔ کمبختی جو آئے تو گیدڑ شہر میں جائے۔ چونکہ یہہ
بیب عیسیٰ ح متنبی وغیرہ کے تھا لہذا ذلت لازم ضرور ہی کیونکہ کوئی نبوت کا
ی کاذب ایسا نہیں ہوا کہ آخر ذلیل وخوار نہوا ہو۔ اس لیے خانصاحب
بادر کو بھی پشیمانی نصیب ہوئی۔ ہم نہ کہتے تھے دیکھو آخر کو پھرے
باطر جو کان میں ٹھنچی۔ جلوہ حق ظاہر ہوا۔ آنکھیں کھل گئیں تمام الہام
قرآن شریف کو اپنے مخالف پایا۔ رسالہ مائۃ آیۃ وغیرہ کے مضمون خاص
صنف وردوستان ذکی سراسر الطاف کی زبانی بصد لطف جو کلکتہ جانے
سے پہلے علیگڈہ و دہلی میں علانیہ وخفیہ سنے تو نیچر کے معنی مضمون فطرت
سلامی میں از راہ فطرت قدرت بینی وتماشائی قدرت الٰہی کے ظاہر
رمائے۔ ابھی یہہ خبر نہیں کہ (اب پچتائے کیا ہوت ہی جب چڑیاں چگ
گئیں کھیت۔ انکار معجزات کا کیا علاج (ا + ف)

جوش کی حقیقت اور اسکی بھلائی برائی کا بیان

مطلق جوش کچھ محمود نہیں بلکہ اچھی باتوں کا جوش وولولہ مستحسن ہی اور برا
جوش مذموم۔ ظاہر ہی کہ جوش کس کس میں نہیں ہوا دیکھو کل کی بات ہی
کہ قاتل لارڈ میو صاحب بہادر کا جوش کیسا برا اور خراب تھا۔ محمود غزنوی
میں کیا جوش تھا۔ جوش عشق جوش جنون مشہور ہی ہیں بعض عقلمند مطلق
جوشیلہ آدمی کو پسند کرتے ہیں یہہ انکی طبعی بات ہی بعض طبایع کو ظاہر
پسند ہوتا ہی۔ چونکہ کیفیت طبعی مختلف ہی لہذا طرح طرح سے بلا دلیل بہت
باتیں آدمی کے مزاج میں راہ پاتی ہیں اور جب عقل سے براہین ودلائل عقلی

اُنکا ضعف طبع اُنکی لاعلمی و خود رائی عقل کی بدہضمی انکو دیکھنے نہ دیتی ہے کتاب سے
نفرت دوسرے کی نہ سنی۔ اپنی ہی بات کی پیروی یہہ سب باتیں نادانستہ
اُسی ضلالت میں رکھتی ہیں۔ دل اُنکا دغدغہ سے خالی نہیں ہوتا ؎
ترسم نرسی بکعبہ الخ۔ شاید نیچر خاں اگر اس نیچر میں نہ پہنستے تو کچھ اپنا مذہب
بذریعہ مدرسۃ العلوم و تہذیب الاخلاق چندے جاری کر دیتے۔ اب ہمکو
نہیں کیونکر دانایان مذہبی یورپین اس نیچر کے ناچار شاکر ہیں کیونکہ
کسی کے کل الہام و نیچر مطابق نہیں ہوتے (**سوال نیچر خانی**)
پیغمبر نیچری کی بات اور تحریر کسیکی سمجھہ میں نہیں آتی) = ح) ہاں جناب
وہی تو بات ہوئی کہ اپنی غلطی ظاہر ہو گئی تو جواب جاہلان باشد خموشی
پڑھ دیا ایسی باتیں ہر ایک کہہ سکتا ہے۔ محقق لوگ ایسے مصرعوں اور
شعروں کو کب مانتے ہیں۔ شاعر انکو جواب جانتے ہیں یہہ عذر بدتر از گناہ
قدیمی ہے اور بھی ایسا فخریہ کہا کرتے ہیں مگر پیغمبر یا امام نیچری سے یہہ کہنا
بعید ہے۔ بقول رسالہ دہم اشاعۃ السنہ سنہ ۹۵ یہہ عذر لنگ نہایت بیجا ہے
کیونکہ بعض نیچریہ اخبار سفیر ہند میں فخریہ یہہ لکھتے ہیں کہ تہذیب الاخلاق
کی باتیں بخوبی سمجھہ میں آتی ہیں اور اشاعۃ السنہ کی تحریر سمجھی نہیں جاتی اسپر
صاحب اشاعۃ السنہ لاہوری فرماتے ہیں کہ چونکہ ہمارے مضامین ہر
و دلیل کے ساتھہ ہوتے ہیں اور لوگ علم معقول و منقول سے کم واقف ہیں
فقط فارسی اردو پڑھکر خواندہ کہلانے لگے ہیں اسواسطے ہمارے مضامین
معقول کو نہیں سمجھتے اور تہذیب الاخلاق میں چونکہ تضحیک و استبعاد و استہزا

نیچر کے معانی وصل میں حیران ہوکر اُسکے دریافت حقیقت وکنہہ ماہیت سے
جہالت ولاعلمی اپنی ظاہر فرماتے ہیں بس اگر معجزہ کی وجہ ہم معتقدین سے
نہ بتائی گئی تو کیا غضب ہوا۔ ہم احمقوں کی طرح کیوں منکر معجزات ہوجاویں
اگر انگریزوں کی عملداری نہوتی اور یہہ نیچری عقل جناب نیچر خاں کو آتی
تو ضرور وہ یہود کی طرح حضرت عیسیٰ کی خدمت مین بے ادبی کرتے
اور جناب مریم بتولؑ پر اعتراض جڑتے حالانکہ عورات میں وہ صاحب وحی
بھی ہوئی ہیں۔ تعجب ہے باایںہمہ کولمبس یا حضور پر ابھی وحی کیوں نہیں ہوتی
سیکڑوں عورتیں عقیل ہوگزریں اور اب پاس کردہ فرنگ و بنگالہ میں موجود ہیں
سوائے پیغمبر جال کے کسی نے دعوی نبوت نہیں کیا۔ اور شاید وہ نبوت
نیچری کی مدعیہ ہوگی۔ اسیواسطے ایک پلٹن کا افسر اُسے بہگا لیگیا۔
اُسے شادی سے نفرت تھی اب حمل رہ گیا بچہ ہونیوالا ہے غرض حکیم و دنیاوی
کی حکمت و دانائی مختلف وسطون ہوتی ہے نہ یقینی جیسے وجود رویائے
صادق۔ پس حکمت ودانائی کے اکثر مدعی ہوسکتے ہیں اور اُس سے
وہ فیصلہ مذہبی نہیں ہوسکتا جو اعتقاد و ہدایت نبی الہامی وصاحب وحی
سے متصور ہے۔ وہ بزرگی بھی حکیم دانا کے دلمین نہیں جمتی۔ اُسکے مثل
بلکہ خصم مقابل ہزاروں ہوتے ہیں۔ جو لوگ مذہبی باتوں کو بڑے غور کے
ساتھ نہایت دعا و عاجزی سے نہیں دیکھتے بلکہ دنیاوی باتوں کیطرح
سرسری نظر وسبک سری و جوش بیجا و اکھڑپن کو کام مین لاتے ہیں
وہ ضرور اس راہ دشوار گذار میں ٹھوکرین کھایا چاہیں انکے اوہام نکمی عقل

(ج) ہاں اونکی تفسیر نیچری ملاحظہ فرمالیں صاف لکھا ہے کہ خدا کسی کی دعا قبول نہیں کرتا
انکے بعض مریدیں بالطف اسکو مانتے ہیں کہ اس تمام بیان کا نتیجہ و مآل یہہ ہی ہے کہ دعا کبھی
قبول نہیں ہوتی سبب یہی ہو کہ خلاف نیچر ہے معاذاللہ خدا تعالی خود انکے نزدیک مجیب الدعوٰۃ
نہ رہا حالانکہ بڑا ذریعہ گنہگاروں کے لیئے یہہ ہے کہ وہ مجیب الدعوات و توابؔ رحیم و کریم ہے
پس توبہ بھی قبول نہیں ہوتی ہوگی رحمٰن و رحیم ہونا بھی خلاف نیچر ہوا حالانکہ خود خدا تعالی
فرماتا ہے اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ (۲) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْءَ یہہ آیۃ اکثر عملیات
میں بوقت مصیبت پڑھی جاتی ہے بچہ بچہ اس سے واقف ہے اکثر اسکے قائل ہیں معنے بھی اسکے
ظاہر ہیں (۳) سورہ انبیا میں حضرت نوحؑ و حضرت یونسؑ کے ذکر میں آیا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ
وَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْکَرْبِ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اسیطرح فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ اسی رکوع میں پانچ چار جگہہ
آیا ہے جسکے معنی صاف و صریح ہیں اور توبہ قبول کرنیکا بھی وعدہ جا بجا ہے انہی تئیں حق
سبحانہ نے جا بجا توابؔ و رحیم و رحمٰن فرمایا ہے تعجب ہے کہ ایسی موٹی غلطی اور تفسیر لکھنے کا حوصلہ
اور نبوت پیلیالجی کا دعوی اسپر مذہب کے ابطال کا منہ چنانچہ انکے مرشد نزول فطرتی کے
گواہی انکے باب میں قابل اعتبار ہوسکتی ہو کہ ہم تو نیچری خانصاحب ہے اسواسطے خوش ہیں کہ
وہ مذہب و شریعت کو لغو ٹھیرانا چاہتے ہیں لیکن یہہ واہیات ہے کہ وہ نیچر و مذہب کو
ازروی کتاب متحد و متفق ثابت کرنا چاہتے ہیں بعض ملحدین نے تورات و انجیل کو نیچر سے
مطابق کرنا چاہا تھا۔ مگر کتاب سے نیچر مطابقت نہیں رکھتا۔ واقعی ڈاکٹر اسٹراس جرمنی نے
ملحدانہ تصنیف کی ہے لیکن وہ الحاد اوسکا عقلی جداگانہ ہے۔ کتاب سے موافق ہرگز
نہیں تمام عیسائی عاقل اس کے مقر ہیں اور اوس ڈاکٹر کی تردید کرتے ہیں۔
فی الحقیقت الحاد عقلی ایک جدی بات ہے جیسے اسناد کی نیچری خان صاحب کا
ہزل بلا دلیل ہے۔ جلوۂ حق میں لکھا گیا کہ مذہب کا انکار بھی کچھ تھوڑی حماقت نہیں
اوس پر بڑے بڑے اعتراض ہوتے ہیں۔ حیوان مطلق ہیں اور ملحد میں مطلق فرق
نہیں ماں بہن وغیرہ کا کچھ تمیز نہیں رہتا۔ جھوٹ کا زنا کا گناہ پوشیدہ کا کچھ

وفقط ہوتے ہیں لوگ اپنے مذاق کے موافق اُسے پاتے ہیں تعجب کہ
نیچر خانی صاحب یہاں اُسکے برعکس تہذیب الاخلاق کے نہ مفہوم ہونے
فخر فرماتے ہیں۔ مدعی سُست گواہ چُست سبحان اللہ۔ کیا گھڑت ہے
(**نیچر خانی صاحب**) پیغمبر نیچری کا مذہب کیوں اسقدر چل گیا۔
کیسے کیسے عقلمند جج وصدرالصدور ومدارالمہام ومولوی اُنکے خلیفہ ومرید
ہیں۔ پنجاب سے لگا کر دکھن تک اُنکے مقلد موجود ہیں (ج) کوئی بھی
نہیں ایک بھی پورا مقلد اُنکا کوئی نہیں۔ ہاں کسی کسی نے فقط کپڑے
نیچریہ کچھ پہن لیئے ہیں۔ صرف پوشاک بدل لی ہے سو تنری وردی
سے سپاہی نہیں ہو جاتا۔ (**نیچر خانی**) آئیں کوئی پیغمبر نیچری کا مقلد
نہیں یہہ کیا کہا دس پانچ با اقتدار آدمیوں کا نام تو میں ابھی لیدوں
کہ جنکے اہل ہونے میں شک نہیں (ج) اجی جناب آپ نہیں صاحبوں کا نام
تہذیب الاخلاق میں دیکھیئے کہ خود پیغمبر نیچر صاحب اُنکے ہمراہی وہم خیالی
واقتدا کا انکار کرتے ہیں۔ فقط ظاہری باتوں میں دوست بتاتے
ہیں مذہب میں ایک بھی متفق ومعتقد نہیں بلکہ بعض آپکو جہنم میں ڈالتے
اور ایک صاحب بڑے چچا بناتے ہیں۔ (**نیچری صاحب**)
ہائے غضب کیا یہہ صحیح ہے (ج) اجی صاحب ایک یہہ کیا۔ آگے
سنئیے گا کہ کیا کیا حضور کے اقرار ہیں (**نیچری صاحب**) میاں
سچ کہو (ج) سچ نہیں تو کیا جھوٹ ہے دیکھ لو (س) میاں سُنا ہے کہ
تفسیر نیچری میں لکھا ہے کہ معاذ اللہ توبہ توبہ خدا تعالی مجیب الدعوات نہیں

اگر اون کی کچھ شرکت ہوتی + تو یہہ شبہ اور ارادہ طلاق کا کیا + ہائے باوجود
حکمت دعویٰ عقل بھی کہاں گئی + افلاطون کی طیبۂ ولادت پر کون سی کتاب مسلم قوم
و غیر قوم ناطق ہے + اگر افلاطون میں شک کیا جاوے تو کیا خرابی لازم آتی ہے -
کون سی گواہی جھوٹی ہوتی ہے + ذرا یہہ تو بتاؤ کہ نبی اسلام نے باوجود کثرت
یہود ایسی گواہی طیبۂ ولادت مسیح علیہ السلام کی کیوں دی - اگر کہو کہ عیسائیوں
کے لحاظ و مروت سے + تو میں لکھتا ہوں + اور بہت باتوں میں عیسائیوں کا لحاظ
بیجا نہ کیا + تثلیث کے قایل نہ ہوے + تثلیث کی پچھلی علانیہ تکذیب فرمائی + اس
قصۂ ولادت مسیح علیہ السلام میں بھی مثل انجیل بالکل پیروی عیسائیوں کی نفرمائی
یوسف نجار کا ذکر بھی قرآن شریف میں نہیں آیا + اور تمام بیان سورۂ مریم کا
اسطرح پر ہے کہ عاقل منصف او سے مستنبط از انجیل نہیں سمجھ سکتا +
اور الو بھی سمجھ والوں کی کہی نہیں جاتی + وہ تو جھوٹی سوجی ہیں - ذرا پیغمبر
بیچر یا امام بحری کے ملحدانہ تقریر سنی نہیں + اور پچھلے نہیں + ذرا و نہوں نے
ایک بات کھنکر بناوٹ سے قہقہہ لگایا + اور یہہ لاجونتی کے درخت کی طرح مطیع
ہوگئے + سبب یہہ ہے کہ طبایع مختلف ہیں + ہنسی مزاج ہی کو وہ سبک فراج
بڑی دلیل جانتے ہیں + ذراسی بات میں رانگ کی طرح پگہل جاتے ہیں + افسوس
ایک ڈاکٹر اسٹر اس ملحد کی تحریر پر تو نظر + اور اسقدر حکماء خدا پرست و انبیا
کی تقریر کا اعتبار نہیں + وہ انبیا کو سترا بہترا جانتے ہیں + تو سقراط ہی کو دیکھیں
کہ بقاء روح کے مسئلہ پر کس استقلال سے جان دی + استقلال تو ان لوگوں کے
پاس کو بھی نہیں گیا + آسانی و آزادی کے طالب ہیں + بہر نمط دنیا کے بندے
ہیں + وہ جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں + کہ دنیا ایسی آزادی سے حاصل ہے + حالانکہ
سینکڑوں یہودی و پارسی و دیگر پابند مذہب و اسمعیلی ان کے نزدیک دنیا

لحاظ نہیں ہوتا + بغیر خوفِ خدا اخلاق حقیقی حاصل نہیں ہوتے - یہہ صاحب فطرت
ذکی کا بھی اقرار بے اعتباری ہے - کہ گناہِ مخفی و کذب پوشیدہ کا ترک بالکل بخوفِ خدا
ممکن نہیں - تعجب ہے کہ قیامت و جزا و سزا کا اقرار زبانی اب تک نیچریوں کو
کیوں ہے - اون کی عقل اس کی مقتضی کس لیئے ہے + کونسا نیچر اونکیں اسبابیں
حصر ہے + انسان و خدا کے بیچ میں وہ لوگ پیوند مثل وحی نہیں تجویز کرتے + جزا
و سزا و دوزخ و بہشت مبینہ قرآن شریف کو وہ عقلاً بعید جانتے ہیں + فقط
تمثیلات بتاتے ہیں + اور بہت باتوں کو اور احکام کو رواج جاہلانہ سابق سمجھتے
ہیں اور مصداق آیتِ قَالُوا اَسَاطِیرُ الْاَوَّلِیْنَ ؂ خود کو ٹھیراتے ہیں +
حالانکہ وحی کا نمونہ خواب کا پیوند اس عالم اور اوس عالم غائب میں ہنوز
موجود ہے + ادنے انسان بھی پیوند خواب صادق کا مقر و متعجب ہے + وحی کا
پیوند درمیان نبی و خدا کے ہو تو کیا جائے انکار ہے + جیسا اثر مقناطیسی وغیرہ
کشش ثقل کے وجود کا امکان ظاہر کرتا ہے + اسیطرح سچے خواب کے حالات
و کیفیت سے وجودِ وحی ممکن ثابت ہوتا ہے + پس نیچری صاحب کے عقل کے
چراغ تو انہیں باتوں میں گل ہے - ڈاکٹر اسٹراس ملحد نے تو جناب مسیح کو یوسف
نجار کا بیٹا بتایا ہے حالانکہ انجیل سے وہ کسیطرح بھی ثابت نہیں کرسکتا + خارج از کتاب ہی
تباہی بکنا دوسری بات ہے پھر ایسے لوگ از راہِ ذکاوت ابھی افلاطون وغیرہ اٹھارہ آدمی کو خلاف
مثل جناب مسیح بن باپ کے پیدایش بتاتے ہیں عجب ذکاوت و خوش فہمی ہے کہ باوجود تسلیم صحت
انجیل پیدایش جناب مسیح کو مثل خلقت افلاطون حکیم کے صحیح غیر بدیہی ماننا + اور اوسکی
ماں کو مثل مادر عیسیٰ علیہ السلام صدیقہ ماننا + انجیل و قرآن شریف کو صحیح ماننا
اور جناب مسیح علیہ السلام کو کلمۃ اللہ سمجھنا + بلکہ مثل افلاطون سمجھنا اس قوم کی
عجب ذکاوت ہے + چہ نسبت خاک را با عالم پاک + یہاں گواہیاں کتب مسلمہ
قوم و غیر قوم سے موجود ہیں + خود یوسف نجار کا شبہہ و دغدغہ مذکور انجیل ہے +

آج ربا یعنے سُود لینا بہ ہزار توجیہات و تخریجات درست ٹھہرایا جاتا ہے کل عنقریب
اِسیطرح دلیلوں سے زنا و اکل و شرب خنزیر و خمر صحیح کیا جائیگا + پردہ نشینوں
جو کاج ترقی سمجھا جاتا ہے اڑایا جائیگا - سور کا خروج کہیں اور جگہہ نہیں اور اسکا
لحم مقوی ہے - پس ازروی عقل خاصکر سرد ملکوں میں کہا جائے تو ثبوت پیدا ایسی
اکثر جاڈس کی مجوز ہے + کچھ حرج و نقصان نہیں + زنا بالرضا میں کیا خرابی ہے
وہ زمانہ سابق میں بسبب پیدا ہونے رقابت کے معاذاللہ مضر تھا + اب کیا ضرر ہے + دو
آدمی راضی تو کیا کریگا قاضی + غرض جبکہ الہام کچھ نہ رہا تو بس یہہ احکام دائمی کیونکر
رہیں گورنمنٹی انتظام عقلا سب باتوں کو بدل سکتا ہے + اب قصاص بھی موقوف ہوا
جاتا ہے + تکلیفات شرعی سب موقوف + حدود مذہبی و رواج ملک و قوم سب مختلف
و قابل تبدیل بلکہ متبدل ہوگئے + اب ایک زمانہ آیا جاتا ہے کہ سب حیا اٹھ جائیگی
کوئی بات خراب بالکل نہیں رہیگی + غیر کے ستر کو دیکھنا بھی کچھ خرابی کی بات نہیں +
کیا عجب کہ پانڈوں کی طرح ایک ایک عورت کئی کئی مرد کی جورو بنے + چنانچہ بعض
کوہستان کا حال محقق سیاحوں اور پادریوں نے لکھا ہے کہ ایک عورت کے کئی
کئی شوہر ہوتے ہیں + اور وہاں کی صورت ملکی کے موافق و مناسب یہہ بات ہے
کیونکہ ملک چھوٹا + زمین آبادی کے لیئے کم + پس کئی کئی خصم ایک عورت کے لیئے مناسب
ہیں + کہ خرچ بھی خوب آسانی سے چلے + اور اولاد بھی کم ہو + تاکہ کمی پیدائش سے
ملک کوہستان تنگ نہ ہو جائے - واقعی بہت عقل کی بدہضمی آخر یہہ نتیجہ لائیگی
اور انجام کو یہہ آزادی ایک دن صورت بربادی دکھائیگی - یہہ نہ سمجھنا چاہیئے
کہ آج سوراج + بہت ہی ہیچ پیندیے ہیں وہ لوگ کہ ذرا سے نشیب و فراز میں
گھبرا جاتے ہیں + اور اوّل ہاتھ مذہب ہی پر اٹھاتے ہیں + گویا بڑا ہتھیار اُن کے
پاس تبدیل مذہب ہی ہے + ۵ مشکلے نیست کہ آسان نہ شود + مرد باید کہ ہراساں
نہ شود + اور چالاکی و سخن سازی دنیا میں بھی سب کے نزدیک بری بات ہے + اگرچہ

میں بڑے بڑے دولتمند ہیں نجاست خوری سے زاغ وزغن + وغیرہ
نجس خواروں کی روزی کچھ زیادہ کشادہ نہیں ہوگئی + اَور نیز دولتِ دُنیاوی
وکشائش رزق ہی پر درحقیقت خوشی و اطمینان و تسلی و صحت موقوف نہیں +
یہہ کم ظرف و سبک خیال آدمیوں کی آرزو و امید ہے + سب طرح کی آدمی
پابند مذہب و لامذہب بظاہر کامیاب و محروم قوم کی قوم موجود ہیں + اگر زیادہ
اِطلاع نہ ہو تو ہندوستان ہی کو دیکھ لو + اَور قوم سے علیحدہ ہونا کیا تھوڑا +
نقصان دنیاوی و خسارہ قومی ہے + دنیا چلتی پھرتی چھانو ہے + اِس کا اعتبار
اہلِ انتظار کے نزدیک نہیں جو لوگ سلطنت اسلام میں اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان
ہوگئے + اون سے اُن کی قوم کو کیا فائدہ ہوا - آخر اَب ہندو و نجھو کے بنگالی و
سکھی و پارسی و یہودی وغیرہ پھر ترقی پر ہیں + جو قوم سے باہر ہوگئے سو دنیا سے
گئے + باقی لوگوں کے دن پھر گئے + واقعی زمانہ یکسان نہیں رہتا - استقلال
بڑی صفت ہے + دشمن بھی مانتے ہیں + اَور بے استقلالی بڑی بُری خصلت ہے
کہ ذرا سی آفت دیکھکر جھجک جانا + حالانکہ ابتک تو مسلمانوں کو انگریزان ملحد سے
ایسا اندیشہ نہیں + ہزارہا مسلمان ایسے ہیں + کہ انگریز اُن کے جہازوں پر + کوٹھیوں پر
نوکر ہیں - بصرِ بصیرت کور ہو تو علاج نہیں + ہاں اِسے ہم بھی مانتے ہیں کہ اپنے مذہب
پیغمبری و کتب الہامی کے موافق سعی و کوشش جائز سے باز نہ رہنا چاہیئے - دیکھو ہنود بھی
کیسے مخالفِ عیسائیوں کے ہیں + مگر حکومت انگریزی کے خوف سے وہ جھجک نہیں گئے + یہہ
خیال اُن دہریوں کا ہے جو شروع سے بجز کوشش دنیاوی اور کچھہ سیکھے نہیں + سو ایسوں کا
کیا اعتبار + حلف بھی صحیح و درست نہیں ہوتا + یہہ خصلت اہلِ مذہب کے نزدیک تو علی العموم
مذموم ہے + مگر حکما و داناؤں کے عندیہ میں بھی ذلیل و رزیل ہے + اسی زمانہ میں کچھہ
لوگ ایسی باتوں سے خوش ہونے لگے ہیں + ورنہ قدیم سے یہہ دنیاداری محض فضول و
خراب عادت سمجھی جاتی ہے + ہاں یہہ آخری زمانہ کا اثر ہے + آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

مثلِ گردش زمین پھر جانا عقلمندی کے بھی خلاف ہے آئندہ اختیار۔ کچھ دولتِ دنیا
ایک اعتباری بات ہے + اولاد وعزا و صحت و درازی عمر و عزت قومی و سلوک و اتفاق
و حصول جنت دلآرام وغیرہ بیسیوں باتیں علاوہ اسکے دنیا میں ایسی ہیں کہ ان کا
حصول ایک دوسرے پر موقوف نہیں + اکثر غریبوں کو صحت و طاقتِ جسمانی و
کثرتِ اولاد و سلوک و غمگساری باہمی ایسی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اپنے استقلال ذاتی
و قناعت مزاجی سے بڑی خوشی کے ساتھ گذران کرتے ہیں + کوئی مال میں مست ہے
تو کوئی حال میں + اپنی قدر کے موافق سب قوم بسر کرتی ہیں۔ اون کی نظر بہت بالا نہیں
ہوتی + سب کی حرص ایک دو درجہ بالا تک ہوتی ہے۔ پس خرابی میں وہی شخص ہے جو
اپنے مرتبہ حاصلہ سے زیادہ حرص رکھے + اور ہمیشہ نہایت درجہ کی ترقی کے فکر میں
غمگین رہے + روزی نکوشیدن ہست چارۂ آں کم جوشیدن ہست + آنانکہ غنی ترند
محتاج ترند + اور مذہب کا چھوڑنا فقط دنیا کے لئے یا اوس میں سہولیتِ دین کی
آسانی ڈھونڈنی ایک عجیب کچا خیال ہے کہ خام طبع آدمیونکو مایل کرتا ہے۔ مشکل یہ ہے
کہ یہ حضرات نبی کو اصل نبی ہی نہیں جانتے فقط عقل پر مدار ہے اور ظاہری میاں کے
دنیا پر نظر ہے + پس اسرارِ مذہب سے کیا خاک خبردار ہوں + افسوس تمام مذہب تو
دنیا کی مذمت کریں اور اس کی وقعت کو دل سے دور کرنا سکھلاویں جو اصل غنا ہے
لیکن یہ صاحبانِ تیز بہادر دنیا آموزی ہی کو فرض جانتے ہیں + اور سب سے زیادہ
مانتے ہیں + حضرات ناپائداری دنیا اصل بات ہے + اور باقی اوسی کی ذات ہے لہذا
اس دنیا کو ہیچ سمجھنا یہ ہی بڑی خوشی و آرام کا باعث ہے + باقی سب میں افکار و رنج
بھرے ہوئے ہیں + للہ چشم بصیرت واکرو + اور نئے پرانے حکیموں کا حال دیکھو + آجکل
ہی کے حالات پر نظر کرو کہ ذرا سی دیر میں بات بگڑتے دیر نہیں + باوجود شوکت و حشمت
غیب کی خبر نہیں + جاہ و منصبِ دنیا سب حمام کی لنگی ہیں + بڑا دانا وہی ہے جو یہ سمجھے
ورنہ سب کے نزدیک وہ حکیم نہیں جو فانی باتوں پر دل رکھے + آرام و خوشی کے لئے قناعت

جھوٹ سچ تاویلیں بنا کر آدمی نادان لوگوں کو گھبرا کر بہکا سکتا ہے + اور نئے جاہلوں
کی بھی آنکھ میں خاک ڈال سکتا ہے + مگر مکّار ہی حکّام ایسے چالاک و عیّار آدمی کو
پسند کر سکتے ہیں اور اوسکے دم میں آسکتے ہیں + لیکن جو باکمال ہیں وہ غیر معتبر حقیقت
میں سمجھتے ہیں گو بالفعل ایک کام نکال لیتے ہیں + کچھ آپ اس کی نظروں میں باؤلا
بنتے ہیں + کچھ اسے بناتے ہیں + ایسا آدمی سخن ساز دھوکے باز اپنے پرائی کے نظر میں
دراصل حقیر سمجھا جاتا ہے + چنانچہ عیسائی یا بندمذہب ان حضرت کو ایسا جانتے اور
لکھتے ہیں + بلکہ خود ان کے دوست ان کے مددگار استاد یا شاگرد اونکو نیچرسٹ کے
دعوی میں جھوٹا بہشت لکھتے ہیں + سیکڑوں کے سامنے علانیہ نہایت شد و مد کے ساتھ
اقرار ہو چکا ہے + آیندہ پھر کہ اب پھر اقرار بھی سب جگہ کر لیں + سو اسکا یقین نہیں
زبان بھی ... زبان میں ایک جلسہ میں مخالف و ضدین فقرے بولے جاتے ہیں +
... ایسے علام جنکا کوئی کام بغیر طلب دنیا نہو بالضرور عقلمندوں کی نظروں میں
نہیں سماتے + اور گو اپنے جامہ میں پھولتے ہوں - مگر یہہ خصلت ہرگز شایان شرافت
نہیں + کیا اعتبار کیا وقار ہوتا ہوگا + کیا رنڈیاں و بھڑوے وغیرہ مالدار نہیں لیکن دو
کی آنکھوں میں بسوا مردار خوار کی کیا حقیقت + ظاہر ہیں کسی نے روپیہ پیسے کا خیال
کر کے ملاقات کر بھی لی + تو کیا اصل حقیقت بدل جائی گی + کیا اُس کی کمینگی دل سے جائیگی
خیر ان اخلاقی مضامین کو وہ سمجھے جو اہل ہنر و کمال و اخلاق کے جوہر ... ہوں
قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری + جو لوگ فقط مال پر مرتے ہیں وہ اصل علم کی شرافت
و لذت کو کیا جانیں گے اُن کا مقصود علم سے بھی وہی طلب رہے + حالانکہ تمام عقلمند
اسکے منکر ہیں + اب میں عرض کرتا ہوں + کہ کچھ ضرور نہیں طلب جاہ سے مقصود دل بجھ
جائی کیونکہ انجام کی خبر نہیں + کیا کیا صورتیں و حرج و مرض پیش آویں اور دین و
مذہب سیوقت جاتا رہتا ہے جسوقت اُسنے منہ پھیرا - پس ذرا گردش زمانہ کے سبب

ضرور ہے + ورنہ طمع کا گھر دور ہے + یہہ کمبخت کبھی مطمئن نہیں ہونے دیتی + جسطرح یونانیوں نے مصر کی سادگی کو کھو دیا تھا - اِسیطرح افسوس اِس عملداری میں بعض طالبان دنیا نے ہمارے ساتھہ سلوک کیا + ہمارے اِطمینان کو ہمارے مذہبی یقین کو ہمارے استقلالِ تقدیری کو فقط بیجا تدبیری کی راہ دکھا کر کھو دیا + الٰہی ہم پر رحم کر + اگرچہ نیچری تدبیری جانتے ہیں کہ بغیر مذہب بدلے رحم نہ کریگا + یہہ دعا قبول نہ ہوگی + حالانکہ تو مجیب الدعوات و تواب و رحیم ہے + ہمکو امتحان میں نہ ڈال + آمین ثم آمین +

غزل

این دیر را بنا کہ بباطل نہادہ است | صد مایۂ فساد دریں گل نہادہ است
این کاخِ نیچری کہ خلافِ شریعت است | از راہ کبر سیدِ عاقل نہادہ است
آں مدعی کہ کوس مباہات میزند | افسوس بر فریب جہاں دل نہادہ است
خوش دل مشو کہ مے بہ نوشم بکام دل | در زیر جام زہرِ ہلاہل نہادہ است
بنگر کہ اہلِ ملت و نیچرل فلاسفر | این ہر دو را بہ آبلہ مقابل نہادہ است
جوشِ خیالِ خام نہ پختہ کند بہ سعی | سودای این خیال کہ در دل نہادہ است
باشد کہ عنقریب زند بوعقل را | دانہ بزیرِ دام کہ قاتل نہادہ است
از گردشِ سپہر تبہ شد چنین ہزار | تعمیرِ بے ثبات کہ عاقل نہادہ است
عاقل ازین کہ موجِ فنا میکند نہا | آنخانہ را کہ بر سرِ ساحل نہادہ است
تعلیمِ نیچری بدہد سود مطلقا | بر پائی شرع منفت سلاسل نہادہ است
نیچر چنین کہ دشمنِ الہام بودہ است | بنیاد سست آں ہمہ حاصل نہادہ است
شور و شغب بدعوی نیچر کہ میکند | معلوم نے ازاں کہ چہ حاصل نہادہ است

راقم بندہ الفت حسین ؐ

مطبع یوسفی دہلی میں باہتمام منشی علی حسین بلوچ مالک مطبع کے چھپا